

مکاتیب

مکرمی جناب مولانا عمار خان ناصر صاحب حفظہم اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ORE کی مطبوعہ چند کتب کی شکل میں آپ کا بھیجا ہوا ہدیہ موصول ہوا۔ آپ کی اس نوازش کا بہت بہت شکریہ۔ ان میں بعض کتب سے استفادہ بھی کیا۔ حدود آرڈیننس کے بارے میں کتابچے کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ اس کی بیشتر آراء تو ضرورت سے زیادہ جدت پسندی معلوم ہوئیں، البتہ زنا بالجبر، متضررہ عورت پر حد قذف جاری کرنے میں جلد بازی اور عورت کی گواہی کے بعض پہلو واقعی سنجیدہ غور و فکر کے متقاضی معلوم ہوتے ہیں۔ راقم الحروف کا اداریہ بھی چند ماہ پہلے ”الصیانة“ میں اس موضوع پر چھپ چکا ہے۔

ماہنامہ ”الشريعة“ نے دینی جرائد میں ایک مستحسن روایت قائم کی ہے کہ وہ ہر نقطہ نظر اس کے دلائل کے ساتھ اپنے قارئین کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اللہ کرے ہمارے بعض حلقوں میں غیر منصوص مسائل میں بھی دوسرے کا نقطہ نظر نہ سننے بلکہ جلدی سے اس کی نیت پر حملہ آور ہونے کا جو رجحان پایا جاتا ہے، اس کا ”الشريعة“ کے اس طرز عمل سے کچھ علاج ہو جائے۔ البتہ ایک بات محسوس ہوتی ہے کہ احقر کے ناقص خیال میں ”الشريعة“ محض ایک علمی و تحقیقی مجلہ نہیں ہے بلکہ دعوتی جریدہ بھی ہے۔ ایک خالص علمی و تحقیقی رسالے کا کام محققین کے نتائج بحث قارئین تک پہنچانا ہوتا ہے۔ ان پر مرتب ہونے والے اثرات سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ جبکہ ایک مشن رکھنے والے دعوتی رسالے یا کسی بھی داعی کو اپنی کبھی ہوئی بات اور کیے ہوئے عمل۔ خواہ وہ بذات خود کتنا ہی صحیح ہو۔ پر مرتب ہونے والے اثرات کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ صحیح بخاری شریف کا باب ”باب من ترک الاختیار الخ“ تو ضرور جناب کے مد نظر ہوگا۔ امید ہے کہ ”الشريعة“ میں چھپنے والے مضامین کا اس نقطہ نظر سے بھی جائزہ لیا جاتا ہوگا۔ مجھ جیسے کا آپ جیسے فرد اور گھر انے کو مشورہ دینا تو ”حکمت بلقمان آموختن“ والی بات ہوگی۔ مسجد اقصیٰ والے مسئلے میں بھی جناب نے جس نقطہ نظر کو دیانت داری سے درست اور برحق سمجھا، بڑی وضاحت کے ساتھ علمی اور تحقیقی انداز میں اسے بیان فرما دیا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس

_____ ماہنامہ الشريعة (۳۱) اگست ۲۰۰۴ _____